صرف امامی اسماعیلیوں کے لئے

حضرت امام سلطان محمد شاہ کے

رُوحانی

فرمان مبارک

فرمان نمبر 20

فرمان مبارک

منجیوڑی 30-12-1893

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام نے فرمایا:

"تم سب جماعت پر لازم ہے کہ بندگی عبادت کرو۔ خداوند تعالیٰ نے جو خلقت پیدا کی ہے وہ بندگی عبادت کرنے کے لئے؛ مگر کھا کر سوئے رہنے کے لئے نہیں کی' کہ کھا کر سوئے رہو۔

بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

تم اپنے لئے کسوٹی نہیں مانگو اس لئے کہ کسوٹی بہت مشکل ہے۔

ایک شخص شاہ نجف میں رہتا تھا وہ بہت عبادت بندگی کرتا تھا اور روتا تھا اور روز کہتا تھا کہ یا علیؑ مجھے ایسا موقع دیں کہ میں جنگ جہاد کروں یعنی لڑائی کر کے دین کے دشمن کو ماروں اور میرا سر دوں یعنی لڑائی کر کے جنگ میں میرا سر دوں۔ اس طرح چالیس سال تک ہمیشہ بندگی کے وقت روتے روتے عرض کرتا تھا۔

ایک مرتبہ مرتضیٰ علی نے آدمی بھجوا کر اُسے کہلوایا کہ مرتضیٰ علی تجھے جنگ کے لئے بلا رہے ہیں۔ وہ شخص اُس آدمی کے ساتھ مولا علی کے یہاں گیا اور اُس نے عرض کی کہ مجھے مولا علی کا دیدار کرنا ہے۔

مولا علی نے کہلوایا کہ دیدار تو کل ہوگا۔ آج کی رات وہ یہی رہ جائے۔

اس کے بعد مولا مرتضیٰ علی نے اس شخص کے لئے ایک خوبصورت کنیز خدمت کے لئے بھیجی یعنی کہ وہ کنیز اُسے دے دی۔ اس نے اُس کنیز کو بیوی کی طرح گھر میں رکھا۔ بعد

میں رہنے کے لئے ایک بنگلہ دیا اور کھانے کے لئے نعمت کا ایک تھال بھیجا اس سے دونوں نے مل کر کھایا اور دونوں باتیں کر رہے تھے۔

اتنے میں جنگ کا نقارہ بجا۔ تب مولا علیؑ کے آدمی نے آکر اُس شخص سے کہا کہ اے شخص! اُٹھ! جلدی کر! یہ وقت جنگ جہاد کا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ مولا علی کو معلوم ہے کہ میرے پاس ہتھیار نہیں، گھوڑا نہیں تو میں جنگ کس طرح لڑ سکوں گا؟

اس آدمی نے مولا مرتضٰی علیؑ کو اسی طرح بات بتائی۔ تب مولا مرتضٰی علی نے اسکے لئے ہتھیار اور گھوڑا اپنے آدمی کے ساتھ بھجوایا۔ وہ ہتھیار اور گھوڑا اس شخص کے پاس لے جا کر کہا کہ اُٹھ! یہ ہتھیار اور گھوڑا مولا علیؑ نے تیرے لئے بھیجے ہیں اس لئے جنگ کرنے کیلئے تیار ہو جا۔

اس شخص نے جواب دیا کہ مولا علیؑ سے کہنا کہ آج کا دن آپ جنگ کرو میں کل جنگ کروں گا۔

اس شخص کو دنیا میٹھی لگی تھی۔ اس لئے کہ اسے نئی بیوی، رہنے کے لئے گھر اور کھانے کے لئے تھال ملا تھا جس سے وہ لالچ میں پھنس گیا تھا۔

بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

تم جماعت اپنے پر کسوٹی نہ مانگو۔ روزانہ جماعت خانے جا کر دعا پڑھو اور دعا مانگو کہ یا علی ہمارے اوپر کسوٹی نہیں ڈالنا۔ تم کسوٹی سے ہمیشہ ڈرنا۔

بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

ہم تم پر کسوٹی کیوں نہیں ڈالتے؟ اور کیوں نہیں کہتے کہ تم ہمیشہ دو سورکات نماز پڑھو؟ کیونکہ تم پر جو کسوٹی ڈالی ہے وہ تو پوری کر سکتے نہیں کہ دس روپے میں سے ایک روپیہ

دو۔

خدا کو دولت کی کوئی پروا نہیں مگر ایک کسوٹی ڈالی ہے وہ تم نہیں دے سکتے تو اور کونسی کسوٹی ڈالیں۔

ہم نہیں کہتے کہ تم سب دنیا کی مایا (دولت) چھوڑ دو۔ تم کھاؤ' خرچ کرو' استعمال کرو' جمع کرو لیکن مولا کا حق دو۔ بندگی عبادت کرو اور خدا کو پہچانو۔

مولا علی نے فرمایا ہے کہ میں خدا کو نہ دیکھوں تو عبادت بھی نہ کروں۔

خدا کو جو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتا تو اس کی آنکھیں اندھی ہیں۔

اس طرح شریعت اور طریقت سے تمہیں فرمان کر کے سمجھائے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جو خدا کو نہیں دیکھتا اس کی بندگی قبول نہیں ہوتی۔

خدا اور حاضر امام کو پہچانے بغیر جو بندگی کرتا ہے اس کی آنکھیں اندھی ہیں کیونکہ حاضر امام بیٹھے ہیں انہیں نہیں پہچانتے۔

بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

مولا علیؑ کے زمانے میں فتنہ کرنے والے ملا تھے۔ امام حسین کو شہید کیا وہ کوئی دوسری قوم کے نہیں تھے۔ تمام مسلمان تھے۔ صرف ایک فرنگی تھا جو ایمان لایا تھا۔ اس کے سوا امام کا سامنا کرنے والے تمام مسلمان تھے۔

تمہیں حکم ہے کہ تم دعا مانگو کہ خدا کسوٹی نہ ڈالے اس کا مقصد یہ ہے کہ جو کوئی ایمان والا ہو اور بڑا ہو وہ بھی کسوٹی سے پھر جاتا ہے۔

یہ دین تمہارا سچا ہے۔ آدھی رات کو ایک ملائک عرش سے اترتا ہے اور پکار کرتا ہے کہ' ہے کوئی ایسا بندہ خدا کا جو گناہ کی توبہ کرے؟ تو اس کی دعا خدا کے پاس لے جا کر قبول

کراؤں ہے کوئی ایسا شخص کہ خدا سے جو مانگے وہ دلواؤں۔ اس طرح ہر روز آدھی رات کو ملائک پکار کرتا ہے۔

اسکے بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

آغا علی شاہ داتار نے فرمایا تھا کہ آدھی رات کو یا علی کی بندگی کرو اس میں جو ثواب ہو گا وہ تمہارا ہے اور پاپ یعنی گناہ ہو وہ ہمارے اوپر ہے۔

مولا مرتضٰی علی تمہارا ایمان سلامت رکھے۔ جس طرح گنان میں کہا گیا ہے اس کے مطابق چلو۔

تمہیں عربی نہیں آتی تو کیا ہوا؟ جسے عربی آتی ہے کیا وہ بہشت میں جائیگا؟ اور (جسے) نہیں آتی کیا وہ جہنم مین جائیگا؟ نہیں ایسا نہیں

خدا صرف عربی جانتا ہے اور دوسری زبانیں نہیں جانتا ایسا نہیں خدا سب کی زبان جانتا ہے۔

جس زبان میں خدا کی بندگی کرو وہ زبان، تمام کی زبان خدا جانتا ہے۔ اگر خدا عربی جانتا ہو اور دوسری تمام زبانیں نہ جانتا ہو تو وہ خدا ہمیں قبول نہیں۔ ہمیں وہ خدا قبول ہے جو سب کی زبان جانتا ہے۔

بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

حاضر جامہ کو پہچانو، بندگی عبادت کرو۔ دین پر چلو، دین کا راستہ ہم سے پوچھو اور دین کے حق راستے پر چلو۔

ہم سے پوچھو تو تمہیں راستہ بتائیں۔ اگر ہمارے پاس نہیں آؤ گے اور ہم سے نہیں پوچھو کے تو اسکی ذمہ داری ہم پر نہیں۔

اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی فقیر ہو اور مانگنے کے لئے جائے تو اسے ملے۔ اگر گھر پر بیٹھا رہے تو بھوکا مر جائے۔ اس میں گاؤں کے دوسرے لوگوں کا کیا قصور۔ مانگے نہیں تو کوئی دے بھی نہیں اس میں دوسروں کا کیا قصور؟ مانگنے کے لئے جائے ہی نہیں تو اسے ملے بھی نہیں۔

دین کے راستے کے متعلق تم ہم سے نہیں پوچھو گے تو راستہ بھول جاؤ گے اور جہنم میں جاؤ گے، اس کا بوجھ ہمارے سر پر نہیں، تم گھر پر بیٹھے رہو گے اور ہم سے نہیں پوچھو گے تو ہم پر کچھ نہیں۔

اسکے بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

نبیؐ صاحب نے دنیا سے رحلت کرتے وقت وصیت کی تھی کہ میں دنیا میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں میں ایک کتاب اور دوسری میری آل

بعد مولانا حاضر امام نے اسکے متعلق فرمایا:

وہ کتاب لیکر مرتضٰی علی مسجد میں گئے اور تمام لوگوں سے فرمایا کہ یہ کتاب مجھے رسول اللہ نے دی ہے نیز تمہارے پاس لے آنے کے لئے وصیت کی تھی لہذا تم لو۔ تب تمام لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے وہ کافی ہے۔ آپ کی کتاب کی ہمیں ضرورت نہیں۔

تب مرتضٰی علی نے فرمایا کہ اس کتاب کی تمہیں رتی برابر بھی خبر تا قیامت تک نہیں پڑے گی۔ یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔ وہ کتاب دس پارے ہیں انکے بارے میں پیر صدر دین نے تمہیں گنان میں سمجھایا ہے اسکے مطابق چلو۔"